بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

شمارہ 31

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 200روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈ £ یا
40امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10پونڈ £

6 جمادی الثانی 1423 ہجری 5 ظہور 1382 ہش 5/ اگست 2003ء

Postal Reg. No. PB\0151\2003 TO 2005

ER. M. SALAM Sb
FLAT No.-704
BLOCK No.-43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

اخبار احمدیہ

قادیان 2/ اگست 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے بابرکت دنوں میں ڈیوٹی ادا کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

قرآن کریم میں سب سچائیاں، تقویٰ کی راہیں، اور اصلاح کے طریقے بیان کئے گئے ہیں

اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

37ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2003 کے موقع پر پہلے روز مورخہ 25 جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 37ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مورخہ 25 جولائی کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف اقتباسات پیش فرمائے۔ اس سے قبل حضور نے لوائے احمدیت لہرا کر خلافت خامسہ کے پہلے بابرکت جلسہ کا آغاز فرمایا۔ حضور انور کے خطاب سے قبل دو معزز مہمانوں نے سٹیج پر تشریف لا کر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا:-

اس وقت میں اپنی جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود کی جلسہ سالانہ 1897 کی تقریر میں سے اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ لیکن اس سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد کہ کس طرح ہمیں باتیں غور سے سننی چاہئیں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:-

سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے پورے غور و فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں، پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت میں جو اقتباسات پیش کروں گا وہ تقویٰ کے بارے میں ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں تقویٰ کے بارے میں ایسی نصائح فرمائی ہیں اور مختلف زاویوں سے تقویٰ کے حصول کے ذرائع بتائے ہیں جن پر اگر عمل کر لیا جائے تو ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق دل میں پیدا نہ ہو۔

تقویٰ کی بابت نصیحت::

اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے، کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

باقی صفحہ (2) پر ملاحظہ فرمائیں

عہد خلافتِ خامسہ کی پہلی بابرکت مالی تحریک

......"طاہر فاؤنڈیشن فنڈ"......

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی Live نشریات سے احباب جماعت احمدیہ بھارت کو علم ہو چکا ہو گا کہ سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 37ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات و خطابات پُر معارف مجالس علم و عرفان اور بیش بہا تحریرات و ارشادات کی مختلف زبانوں میں شایان شان طریق پر تدوین و اشاعت، عہد خلافت رابعہ میں جاری ہونے والے تمام بابرکت تحریکات کے احیاء نو اور اکناف عالم پر محیط حضور رحمہ اللہ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کو زندہ جاوید بنانے کی غرض سے ایک انتہائی اہم اور وسیع منصوبہ کا اعلان فرمایا ہے۔ اور اس مہتم بالشان منصوبہ کی تکمیل کیلئے "طاہر فاؤنڈیشن فنڈ" کے نام سے اپنے بابرکت عہدِ خلافت کی پہلی مبارک مالی تحریک فرمائی ہے جو بلاشبہ حضور رحمہ اللہ کے وجود باجود سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھنے کی وجہ سے ہر فرد جماعت کی دلی خواہش اور تڑپ کی آئینہ دار ہے۔ قادیان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے اس بابرکت تحریک کا اعلان سننے کے ساتھ ہی اس پر پورے جوش و خروش کے ساتھ عمل در آمد شروع ہو چکا ہے اور اس کے لئے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "طاہر فاؤنڈیشن فنڈ" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت بھی کھولی جا چکی ہے نظارت بیت المال آمد عہد خلافت خامسہ کی اس پہلی بابرکت مالی تحریک میں بھارت کی دیگر تمام جماعتوں کے مخلص اور صاحب استطاعت احباب و مستورات سے بھی اسی مومنانہ شان کے والہانہ عملی مظاہرہ کی توقع رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر فرد جماعت کو اس بابرکت مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بقیہ صفحہ: (1)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے۔ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں یعنی چھوٹے گناہوں کی پرواہ نہ کی جائے تو بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ وغضب بڑھ جاتا ہے۔پھر ایسی جماعت کی سزادہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔

قول وفعل میں مطابقت::

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں، اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

برکات تقویٰ::

پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔اس کا معیار قرآن ہے۔یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود ہر احمدی سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کا ہر فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہو آپ فرماتے ہیں:-

بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسیات چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے تو اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس ہم سب جو اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتیں سننے کے لئے یہاں آئے ہیں۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرنے کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور تقویٰ کے زیر اثر اس زمانہ میں مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق بھی پائی ہے۔

متقی کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے::

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

بہت سے لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔

متقی کو اس دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں::

متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں۔مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔

علم کے تین مدارج::

علم کے تین مدارج ہیں۔علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس تعلیم اور خواہش کے مطابق ہر احمدی یقین کے یہ تمام مدارج طے کرنے والا ہو اور آئندہ نسلوں میں بھی اس معیار کو منتقل کرتا چلا جائے جس کے لئے سب سے بڑی کوشش اللہ کے فضلوں کو مانتے ہوئے نسلوں کے دینی معیار بلند کرنے اور ان کو اس مادیت کے دور سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

صدق وصبر::

سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔سو یہ سب صدق وصبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

استقامت::

یہ جو فرمایا ہے کہ: ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیغمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا۔ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے سو متقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلاء اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔

اقامت صلوٰۃ::

متقی کی شان میں آیا ہے وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے یہ بھی اس تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو متقی کا خاصہ ہے یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے جس کو اسے کھڑا کرنا ہے۔جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضور قلب میں تفریق ڈال رہا ہے وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے پریشان ہوتا ہے ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے لیکن نماز جو گری پڑتی ہے بڑی جان کنی سے اسے کھڑا کرنے کے فکر میں ہے۔بار بار ایاک نعبدو ایاك نستعین کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے اور ایسے الصراط المستقیم کی ہدایت چاہتا ہے جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جائے۔ان وساوس کے مقابل میں متقی ایک بچہ کی طرح ہے جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے روتا ہے۔

نماز باجماعت کی پابندی::

حضور انور نے نمازوں کا ف[illegible] ہوئے فرمایا پانچ نمازیں ہر مومن پر فرض ہیں بعض دفعہ سستی ہو جاتی ہے فجر کی نماز رات کو نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے ادا نہیں ہوتی، ظہر عصر کی نمازیں اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں ہوتیں قرآن کریم میں وقت پر باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ اس زمانے میں کیا حالات ہوں گے اور باجماعت نماز کا قیام آسان ہوگا یا مشکل ہوگا لیکن اس کے باوجود یہ فرضیت اس لئے ہے کہ تکلیف اٹھاؤ گے تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرو گے، پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ پانچ وقت کی نمازوں کا التزام باقاعدہ رکھیں تا کہ ہم اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے اور اس کا قرب پانے والے ہوں۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں متقی کی شان میں آیا ہے کہ وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے اس کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے جسے اس نے کھڑا کرنا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ::

حضور انور نے فرمایا جماعت پر یہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔آج کئی ایسے احمدی مل جاتے ہیں جو مستقل مالی قربانیوں کے علاوہ لاکھوں کروڑوں روپے خلیفہ وقت کو پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں خرچ کر لیں جب کہ دوسرے اپنی عیاشیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے پاس شاید سینکڑوں امیر ترین احمدیوں کے پیسہ کے مقابلہ میں بھی بہت زیادہ پیسہ ہوگا۔

لیکن خدا کی راہ میں ایک احمدی کی قربانی کا ہزارواں بلکہ لاکھواں حصہ بھی وہ خرچ نہیں کر سکتے تو جس فکر اور دعا سے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو اس قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے اس تعلیم کو ہم نے آگے بڑھانا ہے، ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنی نسلوں میں بھی دعا اور فکر کے ساتھ قربانی کے معیار کو جاری کریں اور قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں کیونکہ زندہ قومیں ہر قدم آگے بڑھاتی ہیں۔

نئے آنے والوں کی تربیت::

حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب کے آخر پر فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ قومیں اس میں شامل ہو رہی ہیں پس ان کی تربیت کے لئے ہم جن کو ایک عرصہ احمدیت پر قائم رہتے ہوئے ہو گیا ہے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی زیادہ کوشش کریں، تقویٰ پر قائم ہوں تا کہ ان آنے والوں کی بھی صحیح تربیت کر سکیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک جو آج اس جلسہ میں شامل ہے یا دنیا میں کہیں بھی اس جلسہ کی کاروائی کو سن رہا ہے یہ گواہی دے کہ اے مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ نے جس حسین تعلیم کو اتارا تھا آپ نے ہم تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس خوبصورت تعلیم کو آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دُنیا کے کونے کونے تک پہنچاتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے ان ایام میں جب کہ آپ یہاں دینی اغراض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں مکمل طور پر جلسہ کے پروگراموں سے فائدہ اٹھائیں ہر تقریر یا ہر خطاب میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہوتی ہے جو علم اور تقویٰ میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ان دنوں میں ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں دعاؤں پر زور دیں دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جلسہ کی حقیقی برکات سے فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

دعا کے لئے بنیادی چیز صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کا تذکرہ)

رواں مالی سال کے آخری مہینہ کے حوالہ سے احباب کو صحیح آمد کے مطابق بجٹ بنانے، شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے، قول سدید سے کام لینے اور اللہ کے فضلوں کو سامنے رکھتے ہوئے ادائیگیاں کرنے کی نصائح

اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ ہماری نیک نیتوں کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶ رجون ۲۰۰۳ء مطابق ۶/احسان ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ.رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا .اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾۔(سورة البقره:١٢٨)

آج سے اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع سے خطبات شروع ہوں گے۔ جو آیت مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

علامہ راغب نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جب سمیع کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف اَلسَّمْعُ کا لفظ منسوب کرتے ہیں تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا سنائی جانے والی اشیاء کے بارے میں علم ہونا اور ان کے بارہ میں جزا دینے کا ارادہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس تعریف سے ظاہر ہے بعض دفعہ لوگ، بعض جلد باز یہ دھوکہ کھا جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پکارا، بہت دعا کی لیکن ہماری دعا سنی نہیں گئی۔ ہماری پکار سے یا ہماری دعا سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ یا جو چیز ہم مانگ رہے ہیں، جس چیز کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں اس کی اس حالت میں ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ اگر حقیقت میں ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کی پیارے بندوں میں ہو، خدا کرے کہ ہو، تو وہ بہتر جانتا ہے کہ اس وقت کس رنگ میں ہماری کیا ضرورت ہے۔ تو یہ بات دعا کرتے ہوئے ہر وقت مدنظر رہنی چاہئے کہ جہاں وہ سمیع ہے، علیم بھی ہے۔ ہمارا کام صرف مانگنا ہے اور اکثر جب ہماری فریادوں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے وہاں اگر اپنے بندے کی کسی دعا کو اس صورت میں جس میں کہ بندہ مانگ رہا ہے ردّ بھی کر دیتا ہے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ وہ واقعہ بڑا مشہور اکثر آپ نے سنا ہے کہ جو بزرگ تیس سال تک دعا مانگتے رہے اور روزان کو یہی جواب ملتا تھا کہ نہیں منظور۔ اور صرف تین دن ان کے ایک مرید نے ان کے پاس بیٹھ کر جو بے صبری کا مظاہرہ کیا تو وہ رو پڑے کہ مَیں تو اتنے عرصہ سے یہ دعا مانگ رہا ہوں اور مجھے یہی جواب مل رہا ہے۔ اور میرا کام تو مانگنا ہے مانگتا چلا جاؤں گا۔ اس بات پر وہی کیفیت دوبارہ طاری ہوئی اور وہ نظارہ مرید نے بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا کہ اس عرصہ میں جتنی دعائیں ہیں سب قبول ہوئیں۔

تو بڑی بنیادی چیز دعا مانگنے کے لئے صبر ہے اور یہ سوچ لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے۔ اس آیت کی تشریح میں حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا: اے اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خاص حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا: آپؑ کے رب نے آپ کو جو حکم دیا ہے اس پر عمل کیجئے۔ آپ نے کہا: تو کیا تم میری اس بارے میں مدد کرو گے؟ حضرت اسماعیلؑ نے جواب دیا: ہاں کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں اپنا ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے اور آپ نے ایک ٹیلہ نما جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ان دونوں نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کیں۔ حضرت اسماعیلؑ پتھر لاتے جاتے اور حضرت ابراہیمؑ (دیوار) بناتے جاتے۔ جب عمارت ذرا بڑی ہو گئی تو آپ یہ پتھر (یعنی حجر اسود) لائے اور آپؑ کے لئے اُسے نیچے رکھا۔ چنانچہ آپؑ اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرتے جاتے تھے جبکہ حضرت اسماعیلؑ آپؑ کو پتھر پکڑاتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ آپ دونوں یہ دعا بھی پڑھتے جاتے تھے: اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول فرما، یقیناً تُو ہی بہت سننے والا اور بہت صاحب علم ہے۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ یہ انبیاء ہی کی شان ہے کہ وہ کام کے ساتھ ساتھ دُعائیں بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ لوگ تھوڑا سا کام کرتے ہیں تو فخر کرنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھو کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ بڑا ہوتا ہے تو اُسے ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آتے ہیں جہاں نہ کھانے کا کوئی سامان تھا نہ پینے کا۔ اور پھر خانہ کعبہ کی عمارت بنا کر اُن کی دائمی موت کو قبول کر لیتے ہیں۔ دائمی موت کے الفاظ مَیں نے اس لئے استعمال کئے ہیں کہ ممکن تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واپس آجانے کے بعد وہ وہاں سے نکل کر کسی اَور جگہ چلے جاتے۔ مگر بیت اللہ کی تعمیر کے ساتھ وہ خانہ کعبہ کے ساتھ باندھ دیئے گئے گویا خانہ کعبہ کی ہر اینٹ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بزبان حال کہہ رہی تھی کہ تم نے اب اسی جنگل میں اپنی تمام عمر گزارنا ہے۔ یہ کتنی بڑی قربانی تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کی۔ مگر اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ اے اللہ! ہم ایک حقیر ہدیہ تیرے حضور لائے ہیں، تُو اپنے فضل سے چشم پوشی فرما کر اسے قبول فرمالے۔ اور پھر کتنے تکلّف سے قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: تَقَبَّلْ باب تفعّل سے ہے اور تفعّل میں تکلّف کے معنے پائے جاتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں کہ تُو خود ہی رحم کر کے اس قربانی کو قبول فرمالے۔ حالانکہ یہ اتنی بڑی قربانی تھی کہ اس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو قربان کر رہا تھا اور خانہ کعبہ کی ہر اینٹ اُن کو بے آب و گیاہ جنگل کے ساتھ مقید کر رہی تھی۔ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس کی ایک ایک اینٹ کے ساتھ اُن کے جذبات و احساسات کو دفن کر رہے تھے۔ مگر دُعا یہ کرتے ہیں کہ الٰہی یہ چیز تیرے حضور پیش کرنے کے قابل تو نہیں مگر تُو ہی اسے قبول فرمالے۔ یہ کتنا بڑا تذلّل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اختیار فرمایا۔ اور درحقیقت قلب کی یہی کیفیت ہے جو انسان کو اونچا کرتی ہے۔ ورنہ اینٹیں تو ہر شخص لگا سکتا ہے۔ مگر ابراہیمی دل ہو تب وہ نعمت میسر آتی ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنہیں عطا فرمائی۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ کہے۔لیکن افسوس ہے کہ لوگ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ کہنے کی بجائے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہماری قدر نہیں کی جاتی۔حالانکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں دوسروں کی نقل میں کرتے ہیں۔لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی کی نقل میں قربانی نہیں کی۔بلکہ اِدھر خدا نے حکم دیا اور اُدھر وہ قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا کے ستون ہوتے ہیں اور جن کا بابرکت وجود مصائب کے لئے تعویذ کا کام دے رہا ہوتا ہے۔وہ قربانیاں بھی کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ کہتے جاتے ہیں کہ اے خدا! ہماری قربانی اس قابل نہیں کہ تیرے حضور پیش کی جاسکے۔تیری ہستی نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔ہاں ہم امید رکھتے ہیں کہ تو چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسے قبول فرمالے گا۔تیرا نام سمیع ہے اور تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ہماری یہ قربانی قبول کرنے کے لائق تو نہیں مگر تُو جانتا ہے کہ ہمارے پاس اس سے زیادہ اور کچھ چیز نہیں جو تیرے سامنے پیش کریں۔ایک طرف تیرا سمیع ہونا چاہتا ہے کہ تُو ہم پر رحم کرے،اور دوسری طرف تیرا علیم ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ تُو جانتا ہے کہ ہمارے جیسے نے کیا قربانی کرنی ہے۔اسی روح کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مظاہرہ کیا۔اور جب وہ دونوں مل کر بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے جاتے تھے کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ اے ہمارے رب ہم نے خالص تیری توحید اور محبت کے لئے یہ گھر بنایا ہے۔تُو اپنے فضل سے اسے قبول کرلے اور اس کو ہمیشہ اپنے ذکر اور برکت کی جگہ بنادے۔﴿اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ تُو ہماری دردمندانہ دُعاؤں کو سننے والا اور ہمارے حالات کو خوب جاننے والا ہے۔تُو اگر فیصلہ کردے کہ یہ گھر ہمیشہ تیرے ذکر کے لئے مخصوص رہے گا تو اسے کون بدل سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر۔ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۸۰)

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں:

''اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیت اللہ بنانے کے درحقیقت دو حصے ہیں۔ایک حصہ بندے سے تعلق رکھتا ہے۔اور دوسرا حصہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔جس مکان کو ہم بیت اللہ کہتے ہیں وہ اینٹوں سے بنتا ہے، چونے سے بنتا ہے، گارے سے بنتا ہے۔اور یہ کام خدا نہیں کرتا بلکہ انسان کرتا ہے۔مگر کیا انسان کے بنانے سے کوئی مکان بیت اللہ بن سکتا ہے۔انسان تو صرف ڈھانچہ بناتا ہے۔روح اُس میں خدا تعالیٰ ڈالتا ہے۔اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ڈھانچہ تو میں نے اور اسمٰعیلؑ نے بنادیا ہے۔مگر ہمارے بنانے سے کیا بنتا ہے۔کئی مسجدیں ایسی ہیں جو بادشاہوں اور شہزادوں نے بنائیں مگر آج وہ ویران پڑی ہیں۔اس لئے کہ انسان نے تو مسجدیں بنائیں مگر خدا نے انہیں قبول نہ کیا۔پس حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کہتے ہیں کہ اے خدا! ہم نے تیرا گھر بنایا ہے اسے تُو قبول فرما۔اور تُو سچ مچ اس میں رہ پڑ۔اور جب خدا کسی جگہ بس جائے تو وہ کیسے اُجڑ سکتا ہے!۔گاؤں اُجڑ جائیں تو اُجڑ جائیں شہر اُجڑ جائیں تو اُجڑ جائیں۔مگر وہ مقام کبھی اُجڑ نہیں سکتا جس جگہ خدا بس گیا ہو۔(تفسیر کبیر۔ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۸۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''﴿اَلسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾: دعائیں سنتا ہوں۔دلوں کے بھیدوں،ضرورتوں،اخلاص کو جانتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یہ ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب ربّ العزّت اور ربّ العالمین اللہ جلّ شانہٗ کے حضور مانگی ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اس کے ثمرات کے ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ ایک دعا کی تقریب پیدا کردی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تُو ہمارا ربّ اور مربی اور محسن ہے۔تیری عالمگیر ربوبیّت سے جیسے جسم کے قویٰ کی پرورش ہوتی ہے۔عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان مزیّن ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے روح کی بھی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلیٰ مدارج پر پہنچا۔اے اللہ! اپنی ربوبیت کے شان سے ایک رسول ان میں بھیجیو جو کہ مِنْھُمْ یعنی انہی میں سے ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری باتیں پڑھے، اپنی نہیں، اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کو سمجھا اور سکھلا بھی دے۔پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت، جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکی اور مطہر بن جاویں۔تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تُو عزیز ہے اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔اس دعا کی قبولیت کس طرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم فائدے اٹھاتے ہیں۔'' (الحکم۔ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں: کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مسجد (خانہ کعبہ) کی تعمیر کے وقت سات دعائیں کی ہیں:- اوّل: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾۔دوم: ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا﴾ یعنی اے ہمارے ربّ! اپنا ہی ہمیں فرمانبردار بنادے اور ہماری اولاد سے ایک گروہ معلّم الخیر تیرا فرمانبردار ہو اور دکھا ہمیں اپنی عبادت گاہیں اور طریق عبادت۔سوم: ﴿وَاجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴾ (ابراھیم: ۳۶)۔ بچالے مجھے اور میری اولاد کو کہ بُت پرستی کریں۔چہارم یہ کہ: ﴿وَارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾ اور رزق دے مکہ والوں کو پھلوں سے۔پنجم: ﴿فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ﴾ (ابراھیم: ۳۹) کچھ لوگوں کے دل اس شہر کی طرف جھکادے۔ششم: ﴿وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا﴾ ان میں عظیم الشان رسول بھیج۔ہفتم: ﴿اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾ (ابراھیم: ۳۶) اِس شہر کو امن والا بنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ: ''قرآن کریم میں ان دعاؤں کے قبول ہونے کا ذکر آیاتِ ذیل میں ہے جو سات ہیں: اوّل جو دعا کی اس کے جواب میں: ﴿جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ﴾ (المائدۃ: ۹۸) اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو عزت والا اور حرمت والا بنایا۔دوم: ﴿وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰہُ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۳۱) اور بے ریب برگزیدہ کیا ہم نے اسے اسی دنیا میں اور بے ریب آخرت میں سنوار والوں سے ہے۔سوم: ﴿طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ﴾ (البقرۃ:۱۲۶) یعنی ستھرا رکھو اس میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے۔اور فرمایا ﴿وَھُدًی لِّلنَّاسِ﴾ ہدایت کا مقام ہے لوگوں کے لئے۔چہارم: ﴿اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ﴾ (قریش:۵) کھانا دیا ان کو بھوک کے بعد۔

اب دیکھیں تو مکہ جس علاقہ میں ہے وہاں نہ کوئی ایسی کھیتی باڑی ہے جہاں سے مختلف قسم کی خوراکیں آتی ہوں لیکن اس قبولیت کے نتیجہ میں آج بلکہ اس زمانہ میں بھی تجارتی قافلے آتے تھے ہر چیز لے کے آتے تھے کھانے کی۔اور آج بھی ہر چیز وہاں میسر ہے۔

پنجم: ﴿وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ﴾ (البقرۃ:۱۲۶)۔بیت اللہ کو لوگوں کیلئے ڈھنڈ ڈھنڈ آنے کی جگہ بنایا۔اب دیکھیں حج کے موقع پر لاکھوں آدمی ہر سال وہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔اس کے

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

علاوہ بھی سارا سال لوگ عمرہ کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ ششم: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ (الجمعة:۳) اللہ وہ ہے جس نے بھیجا مکہ والوں میں رسول، انہی میں سے۔ پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں۔ پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے ان کو کتاب وحکمت۔ یعنی نبی کریم ﷺ۔ ہفتم: ﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ (ال عمران: ۹۸) اور جو داخل ہوا مکہ میں، ہوا امن پانے والا۔

تو حضور فرماتے ہیں کہ: ”سات دعائیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام وبرکاتہ نے مانگیں اور ساتوں قبول ہوئیں“۔ (نور الدین صفحہ ۲۴۹۔۲۵۰)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”دعاؤں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ان کے نتائج عرصہ دراز کے بعد بھی ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن مومن کبھی تھکتا نہیں۔ قرآن شریف میں دعاؤں کے نمونے موجود ہیں۔ ان میں سے ایک ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے وہ اپنی اولاد کیلئے کیا خواہش کرتے ہیں: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾۔ اِس دعا پر غور کرو حضرت ابراہیمؑ کی دعا روحانی خواہشوں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کے تعلقات، بنی نوع انسان کی بھلائی کے جذبات کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ وہ دعا مانگ سکتے تھے کہ میری اولاد کو بھی بادشاہ بنا دے مگر وہ کیا کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! میری اولاد میں انہیں میں ایک رسول معبوث فرما۔ اس کا کام کیا ہو؟ وہ ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور اس قدر قوتِ قدسی رکھتا ہو کہ وہ ان کو پاک ومطہر کرے اور ان کو کتاب اللہ کے حقائق وحِکَم سے آگاہ کرے۔ اسرارِ شریعت ان پر کھولے۔

پس یہ ایسی عظیم الشان دُعا ہے کہ کوئی دعا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور ابتدائے آفرینش سے جن لوگوں کے حالاتِ زندگی ہمیں مل سکتے ہیں۔ کسی کی زندگی میں یہ دعا پائی نہیں جاتی۔ حضرت ابراہیمؑ کی عالی ہمتی کا اس سے خوب پتہ چلتا ہے۔

پھر اس دعا کا نتیجہ کیا ہوا اور کب ہوا۔ عرصہ دراز کے بعد اس دعا کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ جیسا انسان پیدا ہوا اور وہ دُنیا کے لئے ہادی اور مصلح ٹھہرا۔ قیامت تک رسول ہوا اور پھر وہ کتاب لایا جس کا نام قرآن ہے اور جس سے بڑھ کر کوئی رُشد، نُور اور شفا نہیں ہے۔“

(الحکم ۱۰/ مارچ ۱۹۰۴ء۔صفحہ ۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا...... پھر جبکہ ابراہیم نے خدا کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے کو جو اسماعیل تھا ایسی پہاڑیوں میں ڈال دیا جن میں نہ پانی نہ دانہ تھا تو خدا نے غیب سے اُس کے لئے پانی اور سامانِ خوراک پیدا کر دیا“۔ (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بہت برکتیں دی تھیں اور وہ ہمیشہ دشمنوں کے حملوں سے سلامت رہا۔ پس میرا نام ابراہیم رکھ کر خدا تعالیٰ یہ اشارہ کرتا ہے کہ ایسا ہی اس ابراہیم کو برکتیں دی جائیں گی اور مخالف اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکیں گے...... ابراہیم سے خدا کی محبت ایسی صاف تھی جو اُس نے اُس کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے کام دکھلائے اور غم کے وقت اُس نے ابراہیم کو خود تسلّی دی“۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ:

”جس طرح حضرت ابراہیمؑ خانہ کعبہ کے بانی تھے۔ ایسا ہی ہمارے نبی ﷺ خانہ کعبہ کی طرف تمام دنیا کو جھکانے والے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی طرف جھکنے کی بنیاد ڈالی تھی۔ لیکن ہمارے نبی ﷺ نے اس بنیاد کو پورا کیا۔ آپ نے خدا کے فضل اور کرم پر ایسا توکل کیا کہ ہر ایک طالبِ حق کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ کرنا آنجناب سے سیکھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس قوم میں پیدا ہوئے تھے جن میں توحید کا نام ونشان نہ تھا اور کوئی کتاب نہ تھی۔ اسی طرح ہمارے نبی ﷺ اُس قوم میں پیدا ہوئے جو جاہلیت میں غرق تھی۔ اور کوئی ربّانی کتاب اُن کو نہیں پہنچی تھی۔ اور ایک یہ مشابہت ہے کہ خدا نے ابراہیم کے دل کو خوب دھویا اور صاف کیا تھا یہاں تک وہ خویش اور اقارب سے بھی خدا کے لئے بیزار ہو گیا اور دنیا میں بجز خدا کے اس کا کوئی بھی نہ رہا۔ ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمارے نبی ﷺ پر واقعات گزرے۔ اور باوجودیکہ مکّہ میں کوئی ایسا گھر نہ تھا جس سے آنحضرت ﷺ کو کوئی شعبہ قرابت نہ تھا۔ مگر خالص خدا کی طرف بلانے سے سب کے سب دشمن ہو گئے اور بجز خدا کے ایک بھی ساتھ نہ رہا۔ پھر خدا نے جس طرح ابراہیم کو اکیلا پا کر اِس قدر اولاد دی جو آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار ہو گئی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کو اکیلا پا کر بے شمار عنایت کی۔ اور وہ صحابہ آپ کی رفاقت میں دیئے جو نُجوم السَّمَآء کی طرح نہ صرف کثیر تھے بلکہ اُن کے دل توحید کی روشنی سے چمک اٹھے تھے“۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۷۔۴۷۶ حاشیہ)

صفت السمیع کے بارے میں مزید چند احادیث اور اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ایک وادی کے قریب پہنچے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کا ذکر بلند آواز میں کرنے لگے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! دھیماپن اختیار کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ ”اِنَّهٗ مَعَكُمْ وَاِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ“ وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ بہت سننے والا اور قریب ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر کہتے ”اے اللہ تُو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔ اس کے بعد آپ تین دفعہ ’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه‘ کہتے اور پھر تین دفعہ ’اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا‘ کہتے اور پھر یہ دعا کرتے ”مَیں دھتکارے ہوئے شیطان کے وساوس اور اس کے شکوک وشبہات ڈالنے سے سَمِیْع اور عَلِیْم خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب من رای الاستفتاح بسبحانک اللھم وبحمدک)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے۔ آپ ﷺ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو آپ ﷺ نے اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْ مَا اَعْطَيْتَهٗ کی دعا کی یعنی اے اللہ تُو اس کے اموال واولاد کو پھیلا دے اور جو کچھ تُو نے اسے دیا ہے اس میں برکت دے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات)

اس حدیث کی شرح میں ابن حجرؒ بیان کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں حضرت انسؓ کی اپنی روایت ہے کہ خدا کی قسم! آج میرے پاس بہت مال ودولت ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد سو کے عدد سے تجاوز کر چکی ہے۔ (فتح الباری۔ جلد ۱۱۔ صفحہ ۱۴۵)

پھر حضرت جابر بن عبداللہؓ کے لئے ایک دعا آنحضرت ﷺ نے کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ مقروض ہونے کی حالت میں وفات پا گئے۔ اس پر مَیں نبی ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی کہ میرے والد مقروض تھے اور میرے پاس ان کی کھجوروں کی آمد کے علاوہ (قرض اتارنے کے لئے) کچھ نہیں اور جو قرض ان پر تھا وہ کئی سال تک مَیں ادا کرتا رہوں گا۔ پس آپؐ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ سے بُرا سلوک نہ کریں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے کھجوروں کے ایک ڈھیر کے گرد دُعا کرتے ہوئے چکر لگایا۔ پھر دوسرے ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا اور اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اسے ماپو“۔ پھر ان قرض خواہوں کو جو ان کا حصہ تھا پورا ادا کر دیا اور جتنی کھجوریں آپ نے دی تھیں (آپ کی دعا کی قبولیت کی برکت سے) اتنی ہی کھجوریں باقی رہ گئیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ایک اور روایت ہے یہ طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہؓ نے بتایا کہ امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے

﴿ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

اَطِعْ اَبَاكَ

﴿ اپنے باپ کی اطاعت کر ﴾

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

تبلیغ دینِ ونشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

عرض کی کہ کیا آپ پر یوم اُحد سے سخت دن بھی آیا ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تیری قوم سے بڑی تکالیف پہنچی ہیں۔ اور ان تکالیف میں سے شدید ترین عقبہ والے دن پہنچی تھی۔ (یعنی طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) جب مَیں نے اپنے آپ کو عَبْدِ یَا لِیْل بِن عَبْدِ کُلَال کے سامنے پیش کیا اور اس نے اس بات کا جواب نہ دیا۔ جس کا مَیں نے ارادہ کیا تھا۔ مَیں غم زدہ ہونے کی حالت میں لوٹ رہا تھا کہ مَیں ’قَرْنُ الثَّعَالِب‘ چوٹی پر پہنچا۔ مَیں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک بادل مجھ پر سایہ کر رہا تھا۔ مَیں نے دیکھا تو اس میں جبریل تھے۔ انہوں نے مجھے مخاطب کر کے پکارا اور کہا ”اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی تیرے بارہ میں رائے سن لی ہے اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ اسے اس کام کا حکم دیں جو آپ اپنی قوم کے بارہ میں چاہتے ہیں“۔ پس مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے پکارا۔ اس نے مجھے سلام کیا اور کہا: اے محمد! ﷺ اب فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو مَیں دونوں پہاڑوں کو ان پر اُلٹا دوں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”مَیں تو یہ خواہش رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی نسل پیدا کرے جو خدائے واحد کی عبادت کرے اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ قرار دے“۔ (بخاری باب اِذا قَالَ اَحَدکم: اٰمِیْن وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)۔ چنانچہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں بنو ثقیف یعنی اہل طائف کو اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے چند نمونے پیش ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ سردار نواب محمد علی خان صاحب، رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خان ایک شدید تپ محرقہ کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مردے کے حکم میں تھا۔ اُس وقت مَیں نے اُس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب مَیں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی مَیں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ﴿مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ﴾ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب مَیں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا ”اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز“ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب مَیں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا۔ اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے“۔ اور ان کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی لمبی عمر ہوئی بعد میں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”شیخ مہر علی ہوشیار پوری کی نسبت پیشگوئی۔ یعنی خواب میں مَیں نے دیکھا کہ اس کے گھر کو آگ لگ گئی ہے اور پھر مَیں نے اس کو بجھایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر میری دعا سے رہائی ہوگی۔ یہ تمام پیشگوئی مَیں نے خط لکھ کر شیخ مہر علی کو اس سے اطلاع دی۔ بعد اسکے پیشگوئی کے مطابق اس پر قید کی مصیبت آئی اور پھر قید کے بعد پیشگوئی کے دوسرے حصہ کے مطابق اس نے رہائی پائی“۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”سردار خان برادر حکیم شاہ نواز خان جو ساکن راولپنڈی ہیں میری طرف لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں ان کے بھائی شاہ نواز خان کی مع ایک فریق مخالف کے عدالت میں ضمانت لی گئی تھی جس میں حضرت صاحب سے یعنی مجھ سے بعد اپیل دعا کرائی گئی تھی۔ اور ہر دو فریق نے اپیل کیا تھا۔ چنانچہ دعا کی برکت سے شاہ نواز کا اپیل منظور ہو گیا اور فریق ثانی کی اپیل خارج ہو گئی۔ قانون دان لوگ کہتے تھے کہ اپیل کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ بالمقابل ضمانتیں ہیں۔ یہ دعا کا اثر تھا کہ دشمن کی ضمانت قائم رہی اور شاہنواز ضمانت سے بری کیا گیا“۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۷)

پھر آپ اپنے ایک بیٹے کے بارہ میں قبولیت دعا کے ضمن میں فرماتے ہیں:

”بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب مَیں نے دعا کی تو الہام ہوا ”بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر“ یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہوگا“۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۰)

پھر آپؑ کے کچھ الہامات ہیں:

۱۸۸۳ء کا ایک ہے۔ ”سَلَامٌ عَلَیْکَ جُعِلْتَ مُبَارَکًا سَمِعَ اللّٰہُ اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ“۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۰)

تجھ پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ خدا نے دعا سن لی۔ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۹۶)

فرماتے ہیں: مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ ”جب تُو دعا کرے تو مَیں تیری سنوں گا“۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہے: ”قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْن“۔ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی۔ تیری دعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مقبول دعاؤں کی توفیق دے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر جو دعا ہماری ہونی چاہئے وہ غلبہ اسلام کے لئے کہ اللہ تعالیٰ جلد دنیا پر آنحضرت ﷺ کا جھنڈا لہرائے۔

آخر پر ایک اور تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے توجہ دلائی کہ یہ مہینہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے تو اس میں چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی جائے۔ مجموعی طور پر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ایسی فکر کی بات نہیں۔ جہاں ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے سلوک کیا ہے وہ آئندہ بھی انشاء اللہ ہم سے وہی سلوک کرے گا اور خود ہمارا کفیل ہوگا۔ اور ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہوگا۔ اس بارہ میں تو ذرہ بھی کوئی شک نہیں۔ لیکن بعض انفرادی لوگوں کو توجہ دلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضمن میں یہ مَیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں کہ شروع میں بعض لوگ تشخیص صحیح نہیں کرواتے۔ کس وجہ سے؟ وہ بہتر جانتے ہیں۔ کسی پر مَیں بدظنی نہیں کرتا۔ اس صورت میں ان سے درخواست ہے کہ وہ اب اس سال کے آخری مہینہ میں بھی اپنی صحیح آمد کے مطابق اپنا بجٹ بنوائیں۔

دوسرے صحیح بجٹ تو بنواتے ہیں لیکن بعض حالات ایسے آ گئے، کسی ایسے کرائسس میں آ گئے کہ چندوں کی ادائیگی نہیں کر سکے اور باوجود بہت کوشش کے، نیک نیتی کے، بہت مشکل میں گرفتار ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے درخواست ہے کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا تھا کہ آپ درخواست دیں نظام جماعت کو، خلیفۂ وقت کو۔ تو جو ایسی صورت میں ہیں ان کو جس شرح سے بھی وہ دینا چاہتے ہیں اس کے مطابق دیا جائے گا۔ یا اگر معاف کروانا چاہتے ہیں تو معاف ہو جائے گا۔ لیکن قول سدید سے کام لینا چاہئے۔ اور اب مَیں بھی یہی کہتا ہوں کہ جو بھی درخواستیں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کے مطابق، حالات کے مطابق ان کو اسی طرح (Treat) کیا جائے گا۔

تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر شروع میں بجٹ جو بھی بنا اور اس کے بعد اگر حالات بہتر ہوئے تو بجائے اس کے کہ صرف بجٹ کے مطابق ادائیگی ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان کے مطابق اپنی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ سمیع اور علیم خدا ہے، ہمارے حالات سے باخبر ہے۔ ہماری نیک نیتی کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا اور سب سے زیادہ اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہے اس وقت، اس زمانہ میں اور اپنی ذات کے لئے بھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس کے حضور عاجزانہ دعائیں ہیں جو اس کے حضور قبولیت کا شرف پائیں۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے ہر قسم کے معاملات خدا تعالیٰ سے صاف رکھیں۔

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ہمارے ننھال میں

احمدیت کا نور کیسے آیا

(امۃ القیوم والدہ طاہر احمد ہمبرگ، جرمنی)

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

ہر نبی کے وقت خدا تعالیٰ کے فرشتے سعید روحوں کو گھیر کر اپنے پاک نبی کے حلقہ میں داخل کرتے اور انکی حفاظت کرتے ہیں احمدیت پر ایک وہ زمانہ تھا جب آسمان سے ایک ایک قطرہ رحمت کا ٹپکتا اور کوئی سعید فطرت احمدیت کے نور سے منور ہوتا تو کفر کی تمام طاقتیں اس کا مقابلہ کرتیں اسکا نکاح منسوخ، بیوی بچے چھڑا دئے جاتے، ماریں پڑتیں لیکن وہ بندگان خدا ایک مضبوط چٹان بن کر سب کچھ برداشت کرتے اپنے عزیز و اقارب عزت و وجاہت گھر بار سب کچھ چھوڑ دیتے لیکن احمدیت کا دامن نہ چھوڑتے۔ اسی طرح ہمارے بزرگوں نے بھی بہت دکھ اٹھائے ہمارے اماں جی (خدا تعالیٰ انہیں جنت میں بلند مقام عطا فرمائے) محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ حضرت میاں عبد العزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشمیری خواجہ خاندان سے تھیں آپ کے بزرگ نقل مکانی کر کے سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص خاندان تھا۔

اماں جی احمدیت کی فدائی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے والہانہ محبت رکھتیں دن رات ذکر الٰہی کرتیں خدا تعالیٰ پر توکل اور قرآن پاک سے محبت تھی۔ ہر وقت درود وسلام ورد زبان رہتا۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق تھا۔ اس کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کو تیار رہتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی احمدیت کا نور آپ کے خاندان میں آگیا یہ ان کی خوش قسمتی اور خدا کا فضل تھا۔ آپ نے ایک لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں احمدیت قبول کر لی تھی۔ لیکن بیعت بعد میں قادیان جا کر کی۔ آپ کے دو بھائی حضرت اقدس پر ایمان لے آئے اور مخالفت کی وجہ سے گھر سے نکل گئے اور قادیان پیدل سفر پر گئے نانا جان کو جب اطلاع ملی تو آپ نے گھوڑ سوار آپ کے پیچھے بھجوائے بڑے ماموں حضرت خواجہ محمد الدین صاحب پکڑے گئے۔ ان کو بہت سخت مار پڑی لیکن چھوٹے ماموں حضرت خواجہ جان محمدؓ کماد کے کھیت میں چھپ گئے اور بچ کر قادیان حضرت اقدسؑ کے قدموں میں چلے گئے اور وہیں رہے پھر جب آپ کے والدین فوت ہو گئے تب گھر واپس آئے۔

اماں جی کے ایک ماموں تھے جو صاحب حیثیت اور سعید فطرت تھے پہلے تو انہوں نے حضرت اقدسؑ کی مخالفت کی لیکن جلد احمدیت کی حقیقت سمجھ آگئی اور حضرت اقدسؑ پر ایمان لا کر احمدیت کے نور سے منور ہونے کی سعادت پائی جیسے ہی گاؤں والوں کو علم ہوا سارے گاؤں میں شور پڑ گیا۔ ملاں نے کفر کا فتویٰ لگا کر بائیکاٹ کر کے انکا حقہ پانی بند کر دیا۔ پینے کا پانی نہ بھرنے دیتے۔ دو تین دن انہوں نے بڑی تکلیف اٹھائی۔ آخر ہمارے ماموں نے اپنے بھانجوں سے کہا چلو لڑکو۔ کدالیں پکڑو صحن میں کنوئیں کھودیں۔ خدا تعالیٰ نے خاص کرم فرمایا جو کنواں کھودا تو اسکا پانی گاؤں کے پانی کی نسبت میٹھا اور ٹھنڈا نکل آیا۔ یہ بات گاؤں میں مشہور ہوئی۔ اب کیا تھا ایک ایک کر کے گاؤں کی خواتین پانی مانگنے آنے لگیں۔ انہوں نے خوشی سے سبکو اجازت دے دی۔ سارے لوگ پینے کا پانی ان کے گھر سے بھرنے لگے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اس دیوار کو گرا دیا جو نفرت کی کھڑی کی تھی۔ اور آپس میں پھر پیار محبت کا تعلق قائم ہو گیا۔ اور احمدیت کی سچائی کا معجزہ ظاہر فرما دیا۔

اب یہ کسی انسانی طاقت کا کام نہیں یہ تو خدائی قدرت کے نمونے ہیں جو سچائی کے طور پر خدا تعالیٰ نے حق کے متلاشیوں کے لئے ظاہر کئے ہیں۔ جسکی لاکھوں مثالیں احمدیت کی تاریخ میں بھری پڑی ہیں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہزاروں سعید فطرت لوگوں کو سچی رؤیا کے ذریعے بشارتیں دیں اور انہیں احمدیت کے نور سے منور ہونے کی سعادت نصیب کی اور لاتعداد نشان آپ کے دعویٰ کی سچائی کے دنیا میں ظاہر کئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ زبردست خدائی ہاتھ آپکی نصرت فرما رہا تھا۔ حضرت اقدس تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں:

"کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر سکے مجھ پر غالب آسکے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی۔ اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کے تین تین چار چار لاکھ مرید تھے انکو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور بعض ان میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔ جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نامی لدھیانہ میں تھا۔ جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا ہے اور وہ لدھیانہ میں آئے گا۔ میاں کریم بخش ایک صالح موحد اور بوڑھا آدمی تھا۔ اس نے مجھ سے لدھیانہ میں ملاقات کی اور یہ تمام پیشگوئیاں مجھے سنائیں۔ اس لئے مولویوں نے اس کو بہت تکلیف دی۔ مگر اس نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اس نے مجھے کہا گلاب شاہ مجھے کہتا تھا کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ نہیں مر گیا ہے۔ اور وہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ اس امت کیلئے مرزا غلام احمد عیسیٰ ہے۔ جسکو خدا کی قدرت اور مصلحت نے پہلے عیسیٰ سے مشابہ بنا دیا ہے اور آسمان پر اسکا نام عیسیٰ رکھا۔ اور فرمایا کہ کریم بخش! جب وہ عیسیٰ ظاہر ہو گا تو دیکھے گا کہ مولوی لوگ کس قدر اسکی مخالفت کریں گے وہ سخت مخالفت کریں گے لیکن نامراد رہیں گے۔ وہ اس لئے دنیا میں ظاہر ہو گا کہ تا وہ جھوٹے حاشیئے جو قرآن پر چڑھائے گئے ہیں انکو دور کرے۔ اور قرآن کا اصل چہرہ دنیا کو دکھلاوے۔ اس پیشگوئی میں اس بزرگ نے صاف طور پر یہ اشارہ کیا تھا کہ تو یعنی کریم بخش صاحب اس قدر عمر پائے گا کہ اس عیسیٰ کو دیکھ لے گا۔

سوا لاکھ شواہد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے دنیا میں موجود ہیں۔ احوال آخرت میں ایک صوفی بزرگ نے ظہور مہدی کی نشانیاں بطور پیشگوئی کے لکھی ہیں ہمارے اماں جی ان اشعار کو گایا کرتی تھیں۔

تیرویں چند ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ھک روایت والے

1400 سال پہلے آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں کہ چاند کی تیرویں تاریخ کو اور سورج کی ستائیسویں کو رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ سو مولیٰ کریم نے کمال شان کے ساتھ دو دفعہ ماہ رمضان میں انہیں تاریخوں میں گرہن لگایا۔ جیسا کہ 1894ء میں رمضان میں پہلے نصف کرہ ارض پر یعنی ہندوستان (قادیان) میں ایشیا کے ممالک میں ظاہر ہوا۔ پھر دوسری بار 1895 میں رمضان کے مہینہ میں ہی باقی نصف کرہ ارض یعنی یورپ، امریکہ وغیرہ پر ظاہر ہوا جسکو کل دنیا نے دیکھا۔ اس طرح آسمان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دے دی۔ اب یہ کس کی طاقت ہے کہ آسمان پر چڑھ کر یہ نشان ظاہر کرتا۔

حضرت مسیح پاک و مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

پس محبت و عشق کا جو مقدس رشتہ آنحضور سرور کونین ﷺ کی ذات بابرکات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تھا اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ تمام برکات میں نے آنحضور ﷺ کے وسیلہ سے پائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:

کُلّ برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی تمام برکات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس پیارے اور روحانی عظیم فرزند کے دل کا حال دکھا دیا ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے اپنی امت کو وصیت کی تھی کہ جب مہدی موعود کا ظہور ہو جائے تم تکلیف اٹھا کر بھی اس کے پاس جا کر اسکو میرا اسلام دینا۔ اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس کا ظہور آپکا ظہور ہو گا۔ اور وہ سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔ تم فوراً اس پر ایمان لا کر اسکے رحمت کے سایہ میں پناہ لے لینا۔ لیکن صد حیف ان ملاؤں پر جنہوں نے اس سلامتی کے شہزادہ کو خونی مہدی بنا کر پیش کر کے امت محمدیہ کو دھوکا دیا۔ اور انہیں خدائی نور سے محروم کر کے الٰہی انعامات سے دور کر دیا۔ انکے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ تو اتنی بلند شان کی تھی کہ انکے بعد نبی آتے رہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نعوذ باللہ نبی نہیں آسکتے۔ یہ اس معاملہ میں یہود کو بھی مات کر گئے۔ اور ہمارے بلند شان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو اول و آخر تھے جو اور نبیوں کے تاج فخر الانبیاء تھے انکی قوت قدسیہ پر ختم کی مہر لگا کر خدا کی رحمتوں کو زحمت بنا کر پیش کر کے حضور علیہ السلام کی توہین کی۔ اور نبوت کا سرے سے دروازہ بند کر کے خدا کو نعوذ باللہ گونگا بہرہ بنا دیا۔ خدا ہی ان کی حالت پر رحم فرمائے۔ امت مسلمہ کو حضرت نوحؑ کی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔ اور ملاؤں کو یہ دعا دینی چاہئے کہ اے ملاں تو اب مولویت میں بہت کمال حاصل کر چکا ہے۔ اب خدا تعالیٰ تمہاری مولویت پر ختم کی وہی مہر لگا دے جو تم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائی ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اماں جی کے خاندان کو اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم حبیب احمد صاحب چیمہ کا نکاح عزیزہ عقیقہ عارف صاحبہ بنت مکرم لئیق احمد صاحب عارف آف قادیان کے ساتھ مورخہ 21 جون 2003 کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے مسجد مبارک میں پینتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر =/150 (مظفر اقبال چیمہ قادیان۔ نائب ناظم وقف جدید)

دورِ خلافت رابعہ سے متعلق
میری حسین یادیں

(قسط: 7)

آپ کے خیالات اچھے ہیں تاویلات دلچسپ اور پسندیدہ ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو خاکسار نے جب بھی کوئی خط لکھا حضور نے بڑے پیار سے جواب مرحمت فرمایا۔

خاکسار کے ایک خط کے جواب میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ آپ کی تحریر لاجواب ہے ''چشم بددور'' میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں اور بھی خیر و برکت کامیابی اور ترقی عطا فرمائے۔

حضرت اقدسؒ کی حرم محترمہ کا جب انتقال ہوا۔ اس موقع پر حضرت اقدسؒ نے ایک خطبہ جمعہ نہایت درد میں ڈوبا ہوا ارشاد فرمایا۔ اور حرم مرحومہ کی بہت ساری باتوں کو ایک یادگار کے رنگ میں اور تحدیث نعمت کے طور پر سنائے۔

اس خطبہ سے خاکسار بھی بہت متاثر ہوا۔ اسی روز رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص زور زور سے چلا چلا کر کہہ رہا ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ. وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ. چنانچہ اس خواب اور اس آواز کے بارے میں حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا تو آپؒ نے تحریر فرمایا آواز اچھی ہے مبارک ہو۔ دعا ہے کہ اس کے اچھے اثرات بھی آپ پر ظاہر ہوں۔

ایک خط کے جواب میں حضورؒ نے فرمایا۔ آپکے خیالات اچھے ہیں اور تاویلات بھی مناسب ہیں۔ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں قادیان دارالامان کے جلسہ سالانہ کے بعد مجلس مشاورت کا انعقاد ہوا۔ جس میں ہر صوبہ کیلئے مختلف کمیٹیاں تشکیل پا رہی تھیں۔ چنانچہ سب سے پہلے تعلیمی کمیٹی کے تعلق سے حضرت اقدسؒ نے بنگال کی تعلیمی کمیٹی کے کنوینر کیلئے اس عاجز کا نام از خود پیش فرمایا جسکی تائید جناب محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال آسام نے کی۔ یہ لمحہ میرے لئے بیحد حسین اور یادگار تھا۔

ایم ٹی اے کے کامیاب اجراء پر خاکسار نے حضرت اقدسؒ کی خدمت میں لکھا کہ حضور نے ایم ٹی اے سے مراد Muslim Television Ahmadiyya لیا ہے مگر خاکسار اسے مدرسۂ تربیت اولاد۔ مبلغ تبلیغ احمدیت اور مجلس تشحیذ الاذہان تاویل کرتا ہے۔ اس پر حضورؒ نے تحریر فرمایا کہ آپ کی تاویلات دلچسپ اور پسندیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو آپکی جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ اور مزید خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بچوں سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو۔ آمین۔

(محمد فیروز الدین انور کلکتہ)

''لمحوں کی ملاقات بن گئی صدیوں کا ساتھ''

1991 کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے خاکسار قادیان دارالامان پہنچا اس وقت دارالامان کا سماں دیکھتے ہی بنتا تھا۔ قادیان پہنچ کر یہ بھی پتہ چلا کہ تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کا یہ پہلا سفر ہندوستان ہے۔ ہر طرف خوشی کا ماحول تھا۔ مقاماتِ مقدسہ میں چراغاں اور بکثرت زائرین کی آمد و رفت دیکھتے ہی بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا معمول تھا کہ نمازِ فجر کے بعد روزانہ سیر کیلئے جانا اور بکثرت تشنہ آنکھوں کی پیاس بجھانا۔ خاکسار نے بھی پہلی بار اُس نورانی چہرے کا دیدار نمازِ فجر کے بعد سیر پر جاتے وقت ہی کیا تھا۔ اللہ اللہ اس مردِ خدا کو دیکھکر میں حیران رہ گیا کہ جیسے انسان نہیں بلکہ انسانی شکل میں عرش بریں سے کوئی فرشتہ نمودار ہو گیا ہو۔ اور ساتھ میں مخالفین کی بدزبانی کا جواب بھی خاکسار کو مل گیا۔ اسی سال جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے خاکسار کی اہلیہ محترمہ بھی پہلی مرتبہ قادیان آئی تھیں۔ موصوفہ نے بھی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو بار بار دیکھا اور حد سے زیادہ متاثر ہوئیں۔

جلسے کے ایام میں اکثر لوگوں کا طریق تھا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جس طرف سے گزرتے لوگ لائن لگا کر قطار در قطار سڑک کے دونوں اطراف کھڑے ہو جاتے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو شرفِ مصافحہ عطا کرتے ایک روز خاکسار اور ہمارے مکرم حاجی محمد علی صاحب زبیری دفتر محاسب کے سامنے کھڑے تھے کہ گیٹ کی طرف سے شور ہوا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ دارالمسیح میں تشریف لا رہے ہیں۔ لہٰذا لوگوں نے قطار لگانی شروع کر دی اب ہم بھی قطار میں تھے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے خاکسار کو مصافحہ کا شرف عطا کیا اور پھر حاجی محمد علی صاحب کو بہرکیف اس مختصر سی ملاقات نے ہماری دنیا ہی بدل ڈالی یہ تھی وہ لمحوں کی ملاقات جو صدیوں کا ساتھ بن گئی۔

اس کے بعد اہلیہ اور بیٹے کو حقیقت تک لانے کے لئے مزید تین سال اور لگے اور اس عرصے میں خاکسار نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی چند کتب عربی اور فارسی کو چھوڑ کر اردو زبان کی تمام کتابوں کا مطالعہ کر ڈالا پھر 1994 میں ہم سب کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا بیعت فارم پر کرنے پر جو خط ہم نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو تحریر کیا تھا اُس کے جواب میں جو خط ہم کو ملا اُس نے ہماری دنیا ہی بدل دی اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں اس خط میں دی تھیں وہ تمام دعائیں ایک ایک کر کے ہمارے حق میں پوری ہوئیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا:-

عزیزم مکرم محمد ذاکر خان بمیالوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ بیحد خوشی ہوئی ہے ماشاء اللہ بہت بہت مبارک ہو آپ کی اہلیہ خدا کے فضل سے بڑی بہادر خاتون ہیں۔ جب خدشہ تھا کہ لوگ دیکھا دیکھی بیعتیں کر رہے ہیں تو اس وقت انہوں نے بیعت نہیں کی لیکن جب بعد میں مخالفت بڑھی اور خطرہ زوروں پر تھا تو اس وقت سچے دل سے بیعت پر راضی ہو گئیں۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے سخت مخالفت میں بجائے دوری کے اور قریب کر دیا اور اپنی راہ پر چلنے کی توفیق عطاء فرما دی۔ اللھم زد و بارک وثبت اقدامکم میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور انہیں سب غیروں پر غلبہ عطا فرمائے اور آپ سب کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے اور احمدیت کا خادم بنائے۔ (خلیفۃ المسیح الرابع)

(خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپور)

حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا میں دُعا کروں گا

میری والدہ نے جلسہ سالانہ لندن میں کئی دفعہ شرکت کی لندن میں میرے دو بھائی محمد بشیر الدین اور محمد عبد الرشید مقیم ہیں جب پہلی دفعہ والدہ صاحبہ کی حضور سے ملاقات ہوئی اور تعارف کروایا گیا تو حضور نے انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہاں تو آپ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ حیدر آباد ہیں۔ آپ کی شاندار رپورٹیں میں نے پڑھی ہیں ماشاء اللہ آپ کی تبلیغی مساعی سے بڑی مسرت ہوتی ہے ہم اپنے تصور میں آپ کو ایک بوڑھی ناتوان سی خاتون سمجھ رہے تھے لیکن ماشاء اللہ آپ تو تندرست اور صحت مند ہیں۔ پھر میری والدہ سے دریافت کیا کہ بہوئیں ٹھیک طرح سے خدمت کر رہی ہیں یا نہیں پھر بہو سے بڑے پیار سے دریافت کیا کہ ساس کی ٹھیک طرح سے خدمت کر رہی ہو؟ لندن میں اپنے پوتے رشید صاحب کے لڑکے کو ساڑھے تین سال میں قرآن شریف ختم کروایا۔ پھر وہاں پر ایک تقریب منعقد کی جس میں حضور بھی تشریف لائے اور بچے کو قرآن پڑھا کر دیکھا اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضور سے خاکسارہ کی ملاقات 1991 جلسہ سالانہ قادیان میں ہوئی مسجد مبارک میں عورتوں سے ملاقات کے موقعہ پر تمام صوبہ جات کی لجنہ اور عہدیدار قطاروں میں کھڑی تھیں۔ ہم سب بھی صوبہ آندھرا پردیش کی لجنہ و عہدیدار ایک قطار میں کھڑی ہو گئیں اس وقت میرے منہ میں اتنے سخت چھالے ہو گئے تھے کہ بات بھی کرنا مشکل تھا غذا تو کجا پانی بھی نہیں پیا جا رہا تھا۔ محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ جو صدر لجنہ حیدر آباد تھیں نے ہم سب کا تعارف کروایا اور پھر میری طبیعت کی ناسازی کا تفصیل سے حضور کو بتایا۔ حضور نے بڑے غور سے سنا اور مجھے قریب بلا کر میرے منہ کا معائنہ کیا اور فرمایا یہ منہ کا السر ہے انشاء اللہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے کہا حضور دعا کریں بڑی سخت تکلیف ہے حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا میں دعا کروں گا۔ پریشان نہ ہوں جلدی آپ کے منہ کے چھالے کم ہو جائیں گے۔ حضور نے دوائی بھی دی۔ اللہ کے فضل سے دیکھتے دیکھتے تکلیف دور ہو گئی۔

(محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

آپ کے خطوط — آپ کی رائے

آپ نے جو مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے انتہائی معلوماتی اور فائدہ مند ہے

مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

......آپ نے اخبار بدر میں ''نفرت کی آندھی —— خدا کیلئے اسے روکو'' کے عنوان سے جو مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے یہ انتہائی معلوماتی اور فائدہ مند ہے۔ ماضی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے حالات و واقعات کا تلاشنا بہت ہی صبر آزما کام ہے جو کہ گہرے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی تلاش کرنے کے مترادف ہے۔ بہرحال یہ بہت ہی معلوماتی سلسلہ ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس کو پڑھنے والے معدودے چند لوگ ہی ہیں اگر آپ ایسے اخبار میں بھی چھپوائیں جس کا زیادہ تعداد میں لوگ مطالعہ کرتے ہیں تو بہت سے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کی انتھک کاوشوں کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

(محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

Revelation Rationality Knowledge and Truth

کتاب کے بارے میں صوبائی سطح پر علمی نشست

کیرلہ صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ 15 جون 2003 بروز اتوار مسجد احمدیہ کالیکٹ میں صبح 10 بجے تا شام 5 بجے ایک سٹڈی کلاس منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کیلئے کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے اس مضمون پر دلچسپی رکھنے والے 50 منتخبہ تعلیم یافتہ احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔

خاکسار صوبائی قائد کی زیر صدارت مکرم محمد عارف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے سٹڈی کلاس کے انعقاد کی غرض بیان کی اس کے بعد اس علمی نشست کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج نے ھل تری فی خلق الرحمن فی تفاوت اور وفی انفسکم افلا تشکرون وغیرہ مختلف آیات قرآنی کی روشنی میں قرآن مجید کے عظیم معجزات پر مشتمل کتاب ہونا ثابت کیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی اس مایہ ناز تصنیف میں عالم کائنات کی تخلیق، قرآن مجید کی تعلیمات اور موجودہ سائنسی ایجادات وانکشافات کے مطابق نہایت اعلیٰ انداز میں بیان فرمایا تھا۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر فواد احمد صاحب (کرونا گپلی) نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی مختلف آیات کی روشنی میں قرآن مجید میں بیان فرمودہ پیشگوئیوں اور ان کے ظہور کے بارے میں حضور اقدسؒ کی مذکورہ کتاب کی بنیاد پر تفصیل بیان کی۔

اس کے بعد اس مضمون کے بارے میں کئے گئے سوالات اور شبہات کا جواب دیا گیا۔

دوسری تقریر مکرم کے دی عیسیٰ کویا صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کالیکٹ کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان کائنات کی تخلیق قرآن وسائنس کی روشنی میں تھی آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے تمام عالم کائنات کو طبقاً عن طبق پیدا کیا لفظ رب میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کا آخری نصب العین انسان کی پیدائش ہے۔ قابل مقرر نے انسانی پیدائش کے مختلف مراحل کی تفصیلی آیات قرآنی اور انکشافات سائنس کے ساتھ موازنہ کر کے بتایا کہ حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے سائنس اور قرآن میں یگانگت ظاہر کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

اس مضمون کے بعد اس کے متعلق کئے گئے سوالات کا جواب دیا گیا ادائیگی ظہر وعصر نمازوں اور تناول طعام کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی۔

اس علمی نشست کی آخری تقریر مکرم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن کی ہوئی آپ نے زیر عنوان وحی والہام اسکی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد۔ قرآن مجید کا نزول قرآن مجید کی مختلف عالمگیر تعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے غیب کے امور پر ایمان لانے کی ضرورت پر زور دینے کے بعد کتب قیمۃ اور البینات کی تشریح کی۔ آپ نے بھی اپنی تقریر میں حضور اقدسؒ کی کتاب کی بنیاد پر تخلیق کائنات کے بارے میں مختلف آیات قرآنیہ اور سائنسی انکشافات کی تطبیق کر کے بتایا۔

سوال وجواب اور خاکسار کے افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ علمی نشست نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اس سٹڈی کلاس میں کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے تعلیم یافتہ احباب تمام تقاریر کے نوٹس لیتے رہے تاکہ اپنی اپنی جماعتوں میں جاکر سٹڈی کلاس دے کر سب کو اس علمی مائدہ سے جو Rationality & Knowledge کی شکل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عنایت فرمایا تھا فیضیاب کر سکیں۔ اسی طرح اس قسم کی نشستیں بار بار منعقد کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو بہت بابرکت اور کامیاب بنا دے۔ (صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ)

کرناٹک میں تبلیغی جلسے

خاکسار نے مورخہ 20 جون 2003 تا 4 جولائی کرناٹک جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا۔ جماعت ہائے بنگلور۔ شموگہ۔ ساگر۔ سرب۔ ہبلی۔ یادگیر۔ تیماپور۔ دیودرگ۔ گلبرگہ اور مرکرہ کے دورے میں ہر جماعت میں بعد نماز عصر تا مغرب مجلس عاملہ کا اجلاس بلا کر مختلف تربیتی اُمور پر غور وخوض کیا اور بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی اجلاس کیا

اس دن صبح دس بجے تا بارہ بجے عاشور خانہ کے باہر بنائے گئے پنڈال میں ایک خصوصی خیر سگالی جلسہ عام مکرم عبد الرؤف صاحب سرکل انچارج کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے اس علاقہ کے ایم ایل اے شری سبھاش گھتے دار مع اپنے ساتھیوں کے تشریف لائے تلاوت ونظم اور صدارتی تعارفی تقریر کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض قومی یکجہتی اور امن عالم کے لئے عالمی سطح پر جماعت کی کوششیں وغیرہ اُمور پر روشنی ڈالی خاکسار کی تقریر کے بعد شری سبھاش صاحب ایم ایل اے نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مسلمان کی زبانی ایسی تقریر سننے کا مجھے پہلی بار اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے ایسی تقریر اس وقت جگہ جگہ ہونیکی ضرورت پر زور دیا۔ اُنہوں نے بھی اس پر آشوب زمانہ میں ہندو مسلم اتحاد اور قومی یکجہتی کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ مکرم عبد الرؤف صاحب نے صدارتی اختتامی تقریر کی۔ خاکسار نے شری سبھاش صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مضافات کے چند گاؤں کے سرپنچ۔ نائب سرپنچ اور دیگر معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسے کے آغاز پر مہمانانِ خصوصی کی گل پوشی کی گئی۔ اور یہاں کے رسم کے مطابق شال پہنایا گیا۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

ناصر آباد (کشمیر) میں وقف نو کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۷ جون ۲۰۰۳ کو ناصر آباد کشمیر میں وقف نو کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں وادی کشمیر کے ۷۰ بچے وبچیاں شریک ہوئے۔ ان وقف نو بچوں کے ساتھ ان کے والدین وعہدیداران جماعت بھی آئے تھے۔ قادیان سے خاکسار اور مکرم محمد نسیم خان صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت ودیگر رفقاء نے بھی شرکت کی۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر کی صدارت میں مسجد ناصر آباد کے وسیع احاطہ میں جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت اور نظم کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے پھر تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ جبکہ ورزشی مقابلہ جات پہلے کروائے گئے تھے۔ بچوں نے بہت اچھی تیاری کی تھی۔ وقف نو بچوں کے دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں وقف نو بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کہ ”نظام جماعت آپ کے بارہ میں فیصلہ کرے گا کہ کیا کام لینا ہے“ سے آگاہ کیا نیز بچوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کو کہا اُس روز سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ وقف نو پر تھا مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو بھارت اور صوبائی امیر صاحب کشمیر نے بھی بچوں کو نصائح کیں اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد مکرم محمد رمضان صاحب شارف سیکرٹری وقف نو کشمیر مکرم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب راتھر نائب سیکرٹری نے بہت محنت سے پروگرام سیٹ کر کے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

اس موقعہ پر خاکسار نے یہ بھی بتایا کہ حضور انور نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو چیئرمین وقف نو بھارت مقرر فرمایا ہے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جماعتوں میں بھی صدر جماعت کے زیر نگرانی وقف نو کی مقامی کمیٹیوں کی تشکیل دیئے جانے کی ہدایت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

قبر مسیحؑ کی زیارت ودُعا

خاکسار مکرم محمد نسیم خان صاحب مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ مکرم منصور احمد صاحب عالل روضہ بل گئے اور قبر مسیحؑ پر جاکر دعا کی وہاں پر چند افراد سے گفتگو کی اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کا بھی ذکر ہوا ایک دوکاندار نے کہا کہ یہ یوز آصف کی قبر ہے یہاں لوگ ریسرچ کیلئے آتے ہیں لیکن ہم ریسرچ کرنے نہیں دیتے خاکسار نے انہیں تبلیغ کی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کے مطابق انہیں بتلایا کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔

(منیر احمد حافظ آبادی ممبر وقف نو کمیٹی بھارت)

قابل تقلید مثال

مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ میلاپالئم تامل ناڈو اپنی رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جون ۲۰۰۳ میں لکھتے ہیں۔

”مجلس عاملہ میلاپالئم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر ماہ کسی نہ کسی موضوع پر اشتہار شائع کیا جائے چنانچہ اس ماہ خلافت کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں وضاحت کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت خامسہ کے قیام کی اطلاع بھی عوام تک پہنچائی گئی۔ دس ہزار کی تعداد میں یہ اشتہار شائع کیا گیا اشتہار تقسیم کرنے میں خدام اور اطفال نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔

احباب جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ وتربیت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہارات شائع کرنے کا سلسلہ بھی برابر جاری رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ روحانی خزائن کے سیٹ میں مجموعہ اشتہارات کی جلدیں بھی موجود ہیں۔ پس جماعت میلاپالئم نے ہر ماہ ایک اشتہار شائع کرنے اور تقسیم کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے بہت ہی قابل قدر اور قابل تقلید مثال ہے۔ دیگر جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بھارت کی جماعتوں میں جلسے

بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ سیرۃ مسیح موعود جلسہ یوم خلافت وغیرہ جلسے منعقد کر کے اپنی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں تنگی صفحات کے باعث صرف ان کے نام شائع کئے جارہے ہیں۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

جماعت احمدیہ بھدرواہ۔ بہرپور۔ (بنگال) بھونیشور۔ سرکل بانکوراو بردھوان (بنگال) پالاکرتی۔ بنارس۔ اندورہ۔ چھتیس گڑھ۔ راجستھان۔ راماگوڈم (آندھرا) راجوری۔ خدام الاحمدیہ علیگڑھ۔ سورو۔ کیرنگ۔ لکھنؤ۔ کرڈاپلی۔ لوہاخان۔ ساستری نگر۔ (اجمیر) کٹک۔ کوٹپلہ۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ لال ٹیکری (حیدر آباد) چک ڈی سنڈ۔ برونی (بہار) تیاپور۔ پٹنہ۔ بھونیشور۔ امروہہ۔ کوٹپلہ۔ دہلی۔ ساگر۔ شاہجہانپور۔ سعید آباد حلقہ حیدر آباد۔ کوسمبی۔ رانچی۔ سملیہ۔ ہسری۔ رام گڑھ۔ بوکارو۔ پاکڑ۔ جمشید پور۔ بھدرواہ۔ موسیٰ بنی۔ گڈا۔ لجنہ اماء اللہ وناصرات کانپور۔ محی الدین پور۔ وڈمان۔ شاہ پور۔ لجنہ وناصرات۔ بلاری۔ مونگھیر۔ بھدرواہ۔ دھوان ساہی۔ کیرنگ۔ بنارس۔ خانپور ملکی۔ چنتہ کنٹہ۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ:۔

جماعت احمدیہ ہموسان۔ لجنہ اماء اللہ تھ پیریم۔ لجنہ اماء اللہ وناصرات حیدر آباد۔ بھوہ۔ جمشید پور۔ بنگلور۔ لجنہ وناصرات بلاری۔ آرہ۔ ناصرات چک ڈی سنڈ۔ لجنہ وناصرات پنکال۔ بنارس۔ لجنہ و ناصرات اندورہ۔ چار کوٹ۔ لجنہ وناصرات بھونیشور۔ بھاگلپور۔ بھدرک۔ چندراپور۔ چنتہ کنٹہ۔ سکندر آباد۔ ظہیر آباد۔ لجنہ وناصرات شموگہ۔ لجنہ وناصرات عثمان آباد۔ قادیان۔ یادگیر۔ کیندراپاڑا۔ میلاپالم۔ کٹک۔ مرکرہ۔ کوسمبی، محی الدین پور۔ کیرنگ۔ مدراس۔ گلبرگہ۔ مونگھیر۔

جلسہ یوم خلافت:

جماعت احمدیہ پینگاڈی۔ بنگلور۔ بھوہ۔ پالاکرتی۔ چندراپور کاماریڈی۔ بھدرواہ حیدر آباد۔ سکندر آباد (مشترکہ) آرہ۔ تماپور۔ بھونیشور۔ راجوری۔ دہلی۔ سورو۔ شموگہ۔ کیرنگ۔ لکھنؤ۔ کرڈاپلی بہرپٹی۔ کالیکٹ۔ کینانور۔ سہرہ۔ کوٹپلہ۔ یادگیر۔ لجنہ اماء اللہ شاہ پور۔ لجنہ وناصرات تماپور۔ دہلی۔ ساگر۔ کرڈاپلی۔ محی الدین پور۔ یادگیر۔ لجنہ وناصرات حلقہ جلال کوچہ حیدر آباد۔ کوسمبی۔ لجنہ و ناصرات عثمان آباد۔ گلبرگہ۔ بھونیشور۔ محمود آباد۔ کیندراپاڑا۔ بنگلور۔

متفرق:۔ لجنہ اماء اللہ کینانور سٹی جلسہ (یوم امہات)

جے گاؤں (بھوٹان) میں جلسہ سیرۃ النبی ویوم خلافت

احمدیہ مسجد جے گاؤں بھوٹان میں جلسہ سیرۃ النبیؐ بڑی شان و شوکت سے منایا گیا اس جلسہ میں بھوٹانی نواحمدی احباب نے کثرت سے شرکت کی ایک صد افراد سے زائد حاضری تھی۔

تلاوت قرآن پاک معلم مومن الرحمٰن نے کی نظم رفیق احمد نے پڑھی بعدہ مکرم فیروز خان صاحب مکرم عبد الحمید صاحب اور خاکسار نے تقریر کی نئے پردھان شری D.B.Lama صاحب مہمان خصوصی تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے جماعت کی بڑی تعریف کی۔ اسی طرح جھونگ اور ساپچی میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اسی طرح یوم خلافت بڑی دھوم دھام کے ساتھ احمدیہ مسجد جے گاؤں بھوٹان میں زیر صدارت مکرم عبد الحمید صاحب منعقد کیا گیا خاکسار کے علاوہ عبد الحق معلم سلسلہ، مومن الرحمٰن معلم صاحب نے تقریر کی۔ (حبیب الرحمٰن خان انچارج مبلغ بھوٹان)

اٹہری (نیپال) میں جلسہ سیرۃ النبیؐ وجلسہ یوم خلافت

جماعتی روایت کے مطابق ۱۵ مئی کو ٹھیک ۱۲ بجے احمدیہ مشن اٹہری میں نیشنل پریزیڈنٹ احمدیہ سنگھ نیپال کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا اجلاس کی کارروائی خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم اردو مکرم رضا حسین صاحب معلم نے پڑھی پہلی تقریر مکرم عبد البصیر صاحب معلم کی ہوئی اس کے بعد خاکسار کی نظم اور رضا حسین صاحب کی تقریر ہوئی اس کے بعد آخری تقریر مساواتِ اسلام اور محمد المصطفے ﷺ کے موضوع پر خاکسار کی ہوئی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد مہمانانِ کرام کی مختصر تواضع کرائی گئی۔

۲۷ مئی ۲۰۰۳ کو احمدیہ مشن اٹہری میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن کریم معلم رضا حسین تحریک جدید نے کی۔ بعدہ خاکسار نے نظم پڑھی پہلی تقریر عبد البصیر صاحب معلم تحریک جدید نے نظامِ خلافت واسکی برکات کے موضوع پر کی آخری تقریر بعنوان خلافت سے دلی وابستگی کی اہمیت پر خاکسار نے کی دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا بعد ازاں مہمانوں کی تواضع کی گئی اور شیرینی بانٹی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (آمین) (اکبر خان مبلغ سلسلہ اٹہری نیپال)

درخواست دُعا

مندرجہ ذیل افراد اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیاوی روحانی جسمانی ترقیات نیک مرادیں پوری ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مکرم شریف الدین صاحب منظور احمد محبوب نگر۔ میر اشتیاق احمد جڑچرلہ۔ محمد مصلح الدین صاحب ظہیر آباد۔ عرفان احمد خان عادل آباد۔ فاروق احمد خان عادل آباد۔ سی کے ریاض احمد معلم کاماریڈی۔ طاہر احمد صاحب کاماریڈی۔ حمایت اللہ صاحب کاماریڈی۔ ناصر الدین صاحب کاماریڈی۔ رشید احمد صاحب کاماریڈی۔ اقبال احمد صاحب معلم کاماریڈی۔ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ چندہ پور۔ مکرم ہدایت اللہ چندہ پور۔ مکرم مظفر احمد صاحب چندہ پور۔ حبیب اللہ شریف سرکل انچارج کاماریڈی۔ رفیق احمد صاحب پٹیل معلم کاماریڈی۔ محمد معین الدین صاحب کاماریڈی۔ محمد عمر صاحب معلم کاماریڈی۔ محمد مصطفیٰ صاحب کاماریڈی۔ داؤد احمد صاحب الہ دین صاحب سکندر آباد۔ حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد۔ محمد عبد القیوم صاحب معلم نلگنڈہ۔ مکرم محمد ظفر اللہ انچارج نلگنڈہ۔ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ چنتہ کنٹہ۔ مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ چنتہ کنٹہ۔ مکرم لئیق احمد صاحب چنتہ کنٹہ۔ محمد عبد العزیز صاحب یادگیری چنتہ کنٹہ۔ (ادارہ بدر)

- مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب چنتہ کنٹہ 200 روپے اعانت بدر اور مکرم پی ایم محمد رشید صاحب مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ 50 روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیاوی ترقیات نیز بچوں کے نیک صالح ہونے متقبول خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (منیجر بدر)
- مکرم گولال خان صاحب آف تالبر کوٹ اُڑیسہ اپنا نیا مکان تعمیر کروا رہے ہیں اُس کے بخیریت تعمیر ہونے نیز اپنی دینی و دُنیاوی ترقی لمبی عمر پانے کیلئے اور اپنے لئے نیک رشتہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (غلام حیدر خاں معلم وقفِ جدید بیرون تالبر کوٹ اڑیسہ)
- خاکسار کچھ عرصہ سے بوجہ الرجی دائیں کندھے میں درد اور بعارضہ قلب بیمار ہے۔ نیز میری اہلیہ سعیدہ حامد بنت حامد حسین خان صاحب میرٹھی بعارضہ شوگر بیمار ہے۔ اسی طرح ہمارے حلقہ کے زعیم انصار اللہ مکرم ایاز احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں سب کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا فضل الرحمٰن کینڈا)
- میری دو بیٹیوں اور تین بیٹوں اور ان کے بچوں کی صحت وسلامتی کیلئے نیز خاکسارہ کی شوگر کی وجہ سے طبیعت خراب رہتی ہے خاکسار کی صحت وسلامتی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (زینب بیگم اہلیہ میر احمد اشرف مرحوم جڑچلہ حال مقیم قادیان)
- خاکسار سعادت احمد گلبرگی اپنے PVC کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے اور اپنی بہن نصرت جہاں اہلیہ مکرم میر احمد ظفر صاحب مرحوم کی روزگار میں برکت اور بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات و نیک خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (سعادت احمد گلبرگی جرچڑلہ آندھراپردیش)

دعائے مغفرت

مکرم سید منیر احمد صاحب آف کینڈا بھائی مکرم سید سجاد احمد صاحب ۱۴ ستمبر ۱۹۲۶ء کو قادیان میں پیدا ہوئے اور ۱۹ جنوری ۲۰۰۳ کو ربوہ میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

- خاکسار کے تایا نثار احمد صاحب شاہ آباد عمر 71 سال قلب اور گردے کے عوارض میں مبتلا تھے۔ جس کی وجہ سے وہ بروز پیر 10 مارچ 03ء کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متوفی نیک، ایمان دار اور صبر وتحمل والے تھے۔ اللہ تعالیٰ متوفی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (احمد سلطان سیکرٹری مال شاہ آباد کرناٹک)
- مکرم عبد المنان صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ اور مکرم محمد عبد الحی صاحب مرحوم چنتہ کنتہ کی مغفرت درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے۔ (منیجر بدر)

ولادت

خاکسار کی بڑی بہن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سہیل شبیر" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی اور نیک خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (راجہ جمیل احمد صادق)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو آگاہ کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 15246:۔ میں بلقیس بیگم زوجہ ماسٹر محمد اکرم صاحب پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن سیکھو ڈاکخانہ خاص ضلع بھٹنڈہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر پرانا 32/6 روپے تھا لیکن اب بڑھا کر مبلغ-/15000 روپے ہے۔ بذمہ خاوند، زیر طلائی ۲ عدد انگوٹھی ۱۰ گرام-/5000 گلے کا چین لاکٹ ڈیڑھ تولہ -/7250 کان کے کانٹے 2 تولے -/9550 کڑا 2 تولے -/10000 کوکا -/200 نقرئی پازیب 50 گرام -/200 کل قیمت -/32200 میں اپنے خورونوش پر مبلغ -/500 روپے ماہوار پر 1/10 حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی نیز آئندہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد اکرم	بلقیس بیگم	انیس احمد خان

وصیت نمبر 15247:۔ میں عبدالشکور ٹاک ولد محترم خواجہ عبدالسلام ٹاک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن اقبال کالونی سونہ وار ڈاکخانہ بٹہ وارہ ضلع سرینگر صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ زرعی زمین برائے تعمیر مکان دو کنال واقعہ موضع (گوگو) چک دامودر سرینگر -/4,00,000 ایک عدد زیر استعمال موٹر سائیکل -/20,000 میزان -/420,000 میرے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ آبائی جائیداد سے جب بھی مجھے کوئی حصہ ملیگا اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور جس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دینے کا میں پابند ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ میری LIC کی ملازمت سے چلنے والی ماہوار آمد پر ہے جو چودہ ہزار روپے ماہوار ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا 1/10 حصہ ماہوار تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 2003 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبدالسلام ٹاک	عبدالشکور	عبدالرحیم

وصیت نمبر 15248:۔ میں امت الھادی ٹاک زوجہ مکرم عبدالشکور ٹاک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری وملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن اقبال کالونی سونہ وار ڈاکخانہ بٹہ وارہ ضلع سرینگر صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2003 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔

8 عدد انگوٹھیاں طلائی وزن 43.500 گرام۔ 5 جوڑے کان کے بندے وزن 38.000 دو عدد ہار وزن 48.000 ایک عدد چین دو عدد پنڈلم وزن 19.700۔ سات عدد چوڑیاں وزن 73.500 میزان 222,700 گرام۔ قیمت بحساب 470 روپے فی گرام قیمت 1,04,669.00 روپے۔

8 عدد چوڑیاں نقرئی وزن 40 گرام۔ ایک عدد چین پنڈلم وزن 15 گرام۔ ایک جوڑہ کانٹے وزن 5 گرام۔ ایک عدد دستوانہ وزن 15 گرام۔ ایک عدد بریسلیٹ وزن 6 گرام۔ پانچ عدد انگوٹھیاں وزن 18 گرام۔ ایک عدد پازیب 18 گرام میزان۔ 112 گرام کل قیمت 560.00 کل میزان -/1,05,229.00

میرا حق مہر مبلغ پچیس ہزار روپے میں نے اپنے خاوند مکرم عبدالشکور ٹاک سے وصول پایا ہے۔ میں محکمہ تعلیم میں بہ حیثیت معلمہ بھی کام کرتی ہوں جہاں سے مجھے مبلغ آٹھ ہزار ایک سو چھہتر روپے ماہوار ملتے ہیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 2003 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالسلام ٹاک	امت الھادی ٹاک	عبدالرحیم

وصیت نمبر 15249:۔ میں اے پی اے ناصر احمد ولد مکرم اے پی وائی عبدالقادر قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن میلاپالیم ڈاکخانہ میلاپالیم ضلع ترنڈولی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.6.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری ذاتی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے والدین حیات ہیں اس وقت سلسلہ احمدیہ کی بطور معلم خدمت کررہا ہوں جہاں سے مجھے ماہانہ -/2650 روپے مشاہرہ ملتا ہے۔ میں تازیست اسکا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت مورخہ 1.7.03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ منور احمد مستان	اے پی اے ناصر	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15250:۔ میں خدیجہ بیگم زوجہ مکرم رفیق احمد جاوید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24.3.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پندرہ ہزار روپے۔ زیورات نقرئی وطلائی کی تفصیل نقرئی زیور ایک سیٹ اندازاً قیمت -/1000 طلائی زیور ایک انگوٹھی اور لاکٹ (انگوٹھی تین گرام ولاکٹ تین گرام) اندازاً قیمت -/3705 ایک لچھا اور کان کے ٹاپس ساڑھے چھ گرام اندازاً قیمت -/3950 ایک عدد ٹاپس ایک گرام 580 ملی گرام -/720 روپے۔ بالیاں ایک جوڑی وزن 500 ملی گرام -/275 روپے۔ خاکسارہ ماہانہ -/300 روپے جیب خرچ اخراجات خورونوش کے مطابق ماہانہ -/30 روپے حصہ آمد ماہ اپریل 03 سے ادا کرتی رہے گی۔ اور میری وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
رفیق احمد جاوید	خدیجہ بیگم	جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15251:۔ میں نور جہاں بیگم زوجہ مکرم منیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت 1950 ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع رنگا ریڈی۔ صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24.3.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے۔ زیور طلائی کانوں کے ٹاپس وزن 2.480 قیمت اندازاً -/1500 ایک کوکا اندازاً قیمت -/100 روپے۔ میں ماہانہ -/500 روپے خورونوش کے مطابق ماہانہ -/50 روپے حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت مورخہ 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	نور جہاں	منیر احمد

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 Tuesday 5 August 2003 Issue No. 31

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
40 euro
By Sea : 10 £ or 20 U.S $

اس کتاب کا خمیر خالص اسلامی مٹی سے اٹھا ہے میری رائے میں اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے

مجھے جماعت احمدیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے

آپ لوگ اپنے علم وعمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں

دمشق کی ایک پبلشنگ کمپنی کا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''اسلام رسپونس ٹو کنٹمپرری ایشوز'' کے عربی ایڈیشن پر تبصرہ

دمشق کی ایک پبلشنگ کمپنی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''اسلام رسپونس ٹو کنٹمپرری ایشوز'' کے عربی ایڈیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھا تھا کہ:-

آپ کی کتاب پڑھنے سے جو انتہائی خوشی مجھے ہوئی ہے میں اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتاب کے مضمون کو جس تفصیل، ربط اور ترتیب کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا ہے وہ دل موہ لینے والا ہے۔ آپ نے اس زرخیز مضمون کے ذریعہ اسلامی علوم میں گراں قدر اضافہ فرمایا ہے۔ یہ سب چیزیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں اس کتاب کے مضمون کو اپنے اور آپ کے درمیان گفتگو کا نقطۂ آغاز بناؤں اور کوشش کروں کہ میں بھی امن وآشتی کے قیام کی اس کوشش میں کچھ حصہ ڈال سکوں جس کے لئے آپ چاہتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کا نصب العین ہو۔

میں اس بات کی بھی گواہی دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب مذکورہ مشکلات کو حل کرنے کیلئے خالص اسلامی مفہوم پیش کرتی ہے۔ جس کی بنیاد اسلامی نصوص اور اسلامی تاریخ پر ہے۔ یہ تحقیقی کتاب بیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہونے والے تقاضوں اور ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس مرحلہ میں اسلامی نصوص کا اس طرح برمحل استعمال اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ان کے بعد کے مسلمانوں کی تاریخ کو خاص اہمیت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کتاب کا خمیر خالص اسلامی مٹی سے اٹھا ہے۔ میری رائے میں اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔ مجھے جماعت احمدیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے۔ جو ذمہ داری اس جماعت نے اٹھائی ہے وہ بہت بڑی ہے آپ لوگ اپنے علم وعمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں اور یہ قوت آپ کے اخلاص اور مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں برابر بڑھ رہی ہے۔ اس کا سبب یہ ہیکہ آپ لوگ اسلام کا مطالعہ عصر حاضر کی روح اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ ☆

(ماخوذ از خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ 26 جولائی 2003)

غزل

محبت کا جو اک پودہ لگا ہے
بپا اس سے دلوں میں ولولہ ہے
مرے دل کا جو مسکن بن چکا ہے
وہی ہے جو کہ محبوبِ خدا ہے
بہت دنیا کے گلشن میں نے دیکھے
مگر میرا چمن اس کی رضا ہے
حقیقی عشق کی ہے اور لذت
جسے ہو جائے وہ ہی جانتا ہے
اسیر عشق ہوں میں جس کا مومن
مرا ہردم اسی سے رابطہ ہے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

ایک قطعہ

مصائب کی گھڑی کو سر پہ اُٹھا کر
چلا تھا محبت کا دامن پھیلا کر
نکل کر وطن سے سوئے غیر آیا
لوائے اَحَد غرب میں لہلہایا

(نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ دہلی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہلی مورخہ 17 راگست 2003 بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب سے بکثرت اس اجتماع میں شمولیت کی درخواست ہے۔

(فیض احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی)